سورہ روم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا ؕ کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡہِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

13 صفر المظفر 1431ھ بمطابق 29 جنوری 2010]

عنوان

حصہ دوم

اسلام کی امتیازی خصوصیات

زیر اهتمام

شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اناری سرویہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون:

محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَّا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہِ الَّذِیۡنَ اَوۡفُوۡ عَھۡدَہٗ

اَمَّا بَعۡدُ۔

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَاللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ○

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ○

وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَالۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ

وَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ

حدیث : قال النبی ﷺ الاسلام یعلو و لا یعلی علیه (مجموعه صحاح سته)

صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمُ ○

حاضرین کرام! تلاوت کی گئی آیت مبارکہ کی روشنی میں آج میرا موضوع ''اسلام کی امتیازی خصوصیات'' اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

گزشتہ جمعہ کو گیارہ اسلام کی امتیازی خصوصیات سماعت فرمائیں تھیں آج دیگر اسلام کی امتیازی خصوصیات سماعت فرمائیں۔

12۔اسلام عملی دین ہے:

اسلام صحیح معنوں میں عملی دین ہے۔اسلام اپنے حلقہ میں داخل ہونے والوں کو صرف زبانی اقرار کی دعوت نہیں دیتا بلکہ اسلام اعمال کا بھی حکم دیتا ہے۔عقیدۂ آخرت اس ضمن میں سب سے بڑی حقیقت ہے جو کہ قائم ہی اعمال پر ہے۔یعنی جو بھی کرو گے وہ آخرت میں پاؤ گے۔اگر اچھا کرو گے تو اچھا بدلہ پاؤ گے اور اگر برا کرو گے تو برا بدلہ پاؤ گے۔اس کے علاوہ اسلام غیر اللہ کے سامنے نہ جھکنے، سیدھے راستے پر چلنے اور برے اخلاق سے اجتناب کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ سب افعال، عمل سے تعلق رکھتے ہیں اسلام ایک عملی دین ہے، اس ضمن میں چند مثالیں سماعت فرمائیں۔

☆عبادات کا حکم ☆اتباع رسول کا حکم ☆حقوق اللہ کی ادائیگی کا حکم ☆حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم

13۔اسلام دین و دنیا کے حسین امتزاج کا نمونہ ہے:

اسلام نے حیات دنیاوی کو فانی اور آخرت کیلئے دارالعمل قرار دیا ہے لیکن ترک دنیا کا حکم نہیں دیا ہے۔اسلام دنیا کی آسائشوں کو جائز حدود میں رہ کر استعمال کرنے پر کوئی بھی پابندی عائد نہیں کرتا ہے۔اسلام اسی دنیا میں رہ کر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنے کا حکم دیتا ہے۔اسلامی نظریہ کے مطابق دنیا بقدر ضرورت اور آخرت بطور مقصد ہونی چاہیے۔یوں جان لیجئے کہ دنیا ایک سرائے ہے جس میں رہ کر آخرت کی تیاری کرنی ہے۔

فرمان نبوی ﷺ ہے۔الدنیا مزرعة الاخرة، دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

دوسرے مذاہب میں کہیں صرف دنیاداری پر زور ہے اور کہیں ترک دنیاداری پر لیکن ان سب کے برعکس اسلام دین و دنیا کا حسین امتزاج ہے۔

14۔دین اسلام نظریہ اتحاد کا ضامن ہے:

اسلام امن اور سلامتی کا پیغام دیتا ہے اور امن و سلامتی کیلئے خوشگوار تعلقات ضروری ہیں خوشگوار تعلقات کیلئے اتحاد بے حد ضروری ہے۔یعنی اسلام اتحاد کی علامت ہے۔اس لیے اسلام کسی ایسے مذہبی عقیدہ کی تائید نہیں کرتا جو کہ مسلمانوں کے درمیان نفرت اور دشمنی پیدا کرے۔قرآن مجید میں بارہا ایسے ارشادات ہیں جو بتاتے ہیں کہ خدا پاک ساری دنیا کے خالق اور مالک ہیں۔اس طرح سے مسلمانوں پر یہ امر واضح کر دیا گیا کہ خدا تعالیٰ صرف ان کا رب نہیں ہے بلکہ وہ تمام انسانوں کا رب ہے اور سب کا پالنے والا ہے۔چونکہ خدا تعالیٰ سب بندوں کا مالک ہے اس لیے انسانوں کو دوسرے انسانوں کے ساتھ بغیر کسی فرق کے محبت رکھنی چاہیے۔

15۔اسلام نظریہ واحدانیت کا حامل ہے:

اسلام نے اللہ تعالیٰ کی یکتائی کا اعلان کیا ہے۔یہ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔خدا تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ (سورہ اخلاص)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اللہ اکیلا ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے۔اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے' اس عقیدہ اصل مقصد تمام لوگوں کو متحد کرنا ہے، جو اسلامی تعلیمات کی وجہ سے ہے۔مسلمان ہر دم اس امر پر یقین رکھتا ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔وہ ازل سے ہے جبکہ اور کوئی چیز نہ تھی اور ابد تک رہے گا۔جب ہر چیز فنا ہو جائے گی۔اس کی کوئی انتہا نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَّ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○ وراس چیز اور کوئی چیز نہیں اور وہ خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے''

وہی خالق، مالک، رازق، زندہ کرنے والا، مارنے والا، ہر چیز پر قادر صاحب علم و آگہی ہے۔

16۔اسلام غلطی سے پاک دین ہے۔

دین اسلام ایک الہامی دین ہے، یعنی یہ خدا پاک کا عطا کردہ ہے اور خالق کائنات سے کسی بھی چیز کی حقیقت و ماہیت پوشیدہ نہیں اس لیے اس دین میں کسی بھی قسم کی غلطی، لغزش، کوتاہی اور خامی نہیں ہے۔کیونکہ انسانی نظریات تو غلط ہو سکتے ہیں لیکن ربانی نظریات کبھی غلط نہیں ہوتے اور تحریف زدہ بھی نہیں ہے اور یہی بڑا سے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔

17۔اسلام واضح تعلیمات رکھنے والا دین ہے:

خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ دین ہونے کی وجہ سے یہ جامع، کامل اور اکمل ہے۔کیونکہ خدا تعالیٰ سے کسی بھی قسم کا موضوع پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔انسانی نظام ونظریات تو کئی لحاظ سے غیر واضح ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ عقل پر منحصر ہو سکتے ہیں لیکن خالق کائنات کی طرف سے عطا کردہ دین کبھی بھی نامکمل نہیں ہوتا۔اس لیے یہ ایک واضح تعلیمات رکھنے والا دین ہے جو کہ انسان کی تمام ممکنہ زندگی میں رہنمائی کرتا ہے اور ہر جگہ رہنمائی کے لیے اصول فراہم کرتا ہے۔

18۔اسلام جوابدہی کا تصور رکھنے والا دین ہے:

اسلام نے عقیدہ آخرت کو بنیادی عقائد میں شامل کیا ہے۔اس عقیدہ پر ایمان لانے سے انسان دنیا کے فانی ہونے پر یقین رکھتا ہے اور اخروی زندگی کے اچھا یا برا ہونے کا یقین جو کہ اعمال کی نوعیت پر ہوتا ہے۔یعنی اچھے اعمال تو اچھی اخروی زندگی اور برے اعمال تو بری اخروی زندگی یعنی اسلام انسان میں جوابدہی کا ڈر پیدا کرتا ہے فلاح اخروی کے حصول کی چاہ اعمال کی طرف راغب کرتی ہے اور برائیوں سے بچاتی ہے۔اس طرح جوابدہی کے اس تصور و یقین کی وجہ سے اصلاح معاشرہ ممکن ہو پاتی ہے اور امن وامان کے قیام میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

19۔اسلام آفاقی دین ہے:

اسلام ایک آفاقی دین ہے کیونکہ اسلام کے دیوانے یا اسلام کے نام لیوا مسلمان 24 گھنٹے دنیا میں کسی نہ کسی رنگ میں کسی نہ کسی طرح اللہ اور رسول ﷺ کا نام لیتے رہتے ہیں۔مثلاً کہیں تو لوگ نماز پڑھ کر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور کہیں لوگ تلاوت کر کے تو کہیں درود شریف پڑھ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو یاد کرتے ہیں یعنی کسی نہ کسی طرح اسلام اپنے آفاقی پن کو ثابت کرتا رہتا ہے۔

20۔اسلام وحدت انسانیت کا داعی ہے:

اسلام تمام لوگوں کو ایک سا جانتا ہے اگر فرق ہوتا ہے تو صرف تقویٰ اور پرہیزگاری کی بنیاد پر۔یعنی ملت اسلامیہ کو ایک ہی انسانی جوڑے کی نسل سمجھا جاتا ہے۔ان کے درمیان کوئی امتیاز نہیں۔حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

کلکم من ادم وادم من تراب..... تم سب آدم علیہ اسلام کی اولاد ہو، آدم مٹی سے تھے، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔اب تمہارے خون، تمہاری عزتیں، تمہارے اموال ایک دوسرے پر حرام ہیں' اسلام کی یہی خوبی پورے عالم اسلام کو ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہے۔

21۔وحدت فکر:

ملت اسلامیہ وحدت فکر کا منہ بولتا ثبوت ہے کیونکہ ملت اسلامیہ کے تمام افراد ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ایک کتاب قرآن پاک کو مانتے ہیں اور باقی تمام کتابوں کو سچا جانتے ہیں۔حضرت محمد ﷺ کو اپنا رسول اور آخری نبی مانتے ہیں اور باقی تمام انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں فرشتوں اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔خانہ کعبہ کی عزت اور تقدس سے بخوبی واقف ہیں۔یہ تمام امور ملت اسلامیہ کی وحدت فکری کی غمازی کرتے ہیں۔ملت اسلامیہ میں تعلیمات ،نظریات ،انداز فکر ،طریق زندگی ،معاملات وغیرہ کہیں پر بھی امتیاز نہیں ہے۔

22۔وحدت عبادت:

ملت اسلامیہ میں وحدت عبادت کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔یعنی ملت اسلامیہ کے تمام افراد ایک ہی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں اور وہ زبان عربی ہے۔ایک ہی زبان میں تلاوت قرآن پاک کرتے ہیں اور وہ زبان عربی ہے ایک ہی طرح سے حج کے مناسک ادا کرتے ہیں اور ایک ہی طرح سے روزے کے آداب کا خیال رکھتے ہیں۔

23۔امن عالم کا داعی دین ہے:

اسلامی نظریہ ایک اصلاحی نظریہ ہے۔اس کا مقصد فرد کی اصلاح ہے اور فرد معاشرہ کی اکائی ہے۔اگر معاشرہ میں موجود ہر فرد اصلاح پا جاتا ہے تو پورے کے پورے معاشرہ کی اصلاح ہو جاتی ہے اور جب کسی معاشرہ کی اصلاح ہو جاتی ہے تو اس معاشرہ میں موجود تمام اخلاقی برائیاں ختم ہو جاتی ہیں اور معاشرہ امن وسکون کی منہ بولتی تصویر بن جاتی ہے اور جب ایک معاشرہ امن عالم کا داعی ہو تو کامیابی اور ترقی کی بلندیوں کو چھوتا ہے۔

24۔عقلی تقاضوں کے مطابق دین:

اسلام عقل کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔اس میں ایسی کوئی بات نہیں جو کہ عقل کی کسوٹی پر پوری نہ اترتی ہو۔کسی شخص کو کسی مسئلہ کی توجیہ سمجھ میں نہ آنا الگ بات ہے لیکن اس سے وہ مسئلہ خلاف عقل نہ ہوگا۔یہ تو اس فرد کی اپنی ناقص عقل ہے جو کہ مسئلہ کی توجیہ کا احاطہ کرنے میں ناکام رہتی ہے۔

25۔عالمگیر برادری کا دین:

ملت اسلامیہ کے تمام افراد ایک دوسرے کے ساتھ ایک کنبہ اور ایک خاندان کی حیثیت رکھتے ہیں قرآن حکیم میں ہے کہ ”تمام ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں“ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔تو مسلمان کو دیکھے گا کہ وہ آپس میں رحم کرنے ،مہربانی کرنے میں ایک جسم کی مانند ہیں جب جسم کا ایک حصہ کسی تکلیف کی شکایت کرتا ہے تو باقی جسم بھی اس کی خاطر شب بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

26سادگی کا درس:

اسلام سادگی کا درس دیتا ہے۔اسلام کے تمام ارکان سادگی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔مثلاً کلمہ شہادت ہر انسان اپنے دل اور روح کے ساتھ پڑھتا ہے،اس میں کسی اونچی ذات اور فلسفے کی شرط نہیں ہے اسی طرح سے نماز کے لیے انسان کے لیے ساری زمین ہی سجدہ گاہ ہے اور شرط صرف پاکیزگی ہے۔

27۔نسلی امتیازات کا مخالف دین:

اسلام اخوت ،مساوات ،بھائی چارہ ،اتفاق کا دین ہے۔صبر وتحمل ،رواداری ،بردباری کو پسند کرتا ہے۔نسلی امتیازات کی سختی سے مخالفت کرتا ہے اور سب کو برابر سمجھتا ہے۔اگر کسی کو برتری ملتی ہے تو صرف تقویٰ کی وجہ سے ہے۔

28۔قرآن مجید:

قرآن مجید جسے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل کیا وہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ایسا قول حق ہے کہ کوئی انسان اس جیسا قرآن لانے کی طاقت نہیں رکھتا حتی کہ خود نبی ﷺ نبی امی ہیں وہ اپنی جانب سے ایسا قرآن پیش نہیں کر سکتے۔ہر انصاف پسند آدمی اس کے فضل کا معترف ہے اور ہر وہ علم جو دنیا اور آخرت میں فائدہ مند ہے وہ اس پر دلالت کرتا ہے۔عقل سلیم اس کی گواہی دیتی ،اور اس کی تصدیق کرتی ہے۔اس میں کسی پر ظلم وزیادتی والی کوئی بات نہیں۔یہ اخلاق اور آداب کا مرقع ہے۔صفات حمیدہ کا پیکر ہے۔قرآن مجید سچائی ،پاکدامنی ،عدل وانصاف ،وعدے کی پاسداری ،ادائے امانت ،یتیموں مسکینوں اور بلا امتیاز ہر ایک کے ساتھ احسان کا

حکم دیتا ہے۔ بزرگوں، پڑوسیوں اور مہمانوں کی تکریم کا حکم دیتا ہے۔ اسراف سے بچنے کی تاکید کرتا ہے۔ حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے، نیکی اور تقویٰ کا حکم دیتا ہے۔ بے حیائی، برے کاموں، گناہ اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین